رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دارالامان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ مورخہ ۱۲ رجب ۱۳۵۷ھ یوم چہارشنبہ مطابق ۷ ستمبر ۱۹۳۸ء نمبر ۲۰۶

۱۹۴۱ء کی مردم شماری اور جماعت احمدیہ

آئندہ مردم شماری اگرچہ ۱۹۴۱ء میں ہوگی۔ لیکن اس کے انتظامات ابھی سے شروع ہو گئے ہیں۔ سر ڈبلیو ڈبلیو۔ ایم ییٹس جائنٹ سکرٹری محکمہ تعلیم۔ صحت و اراضیات کو آل انڈیا مردم شماری کا کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ ہر ایک صوبہ سے ایک ایک آئی سی ایس کو لیا جائے گا۔ اور کام کو وسیع پیمانہ پر سرانجام دینے کے لئے بیس لاکھ افراد کو ملازم رکھا جائے گا۔ اور متواتر تین سال تک یہ کام جاری رہے گا۔

اسی سلسلہ میں پبلک ہیلتھ کمشنر کی رپورٹ بابت ۱۹۳۶ء جو حال میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں درج شدہ یہ اطلاع دلچسپی سے پڑھی جائے گی۔ کہ ہندوستان کی مجموعی آبادی ۱۹۴۱ء تک تقریباً چالیس کروڑ ہو جائے گی۔ کیونکہ ۱۹۲۱ء کے بعد سے جبکہ آخری بار مردم شماری ہوئی۔ ہندوستان میں وبائی امراض کی شدت نسبتاً کم رہی۔ اور اس مدت میں اموات کے مقابلہ میں شرح پیدائش ہر سال بڑھتی رہی ۱۹۲۱ء اور ۱۹۳۱ء کے درمیانی زمانہ میں اصل اضافہ ۱۰.۶ فی صدی ہوا۔ آئندہ پانچ سال تک اگر اضافہ کی رفتار یہی تسلیم کر لی جائے۔ تو ۱۹۳۱ء تا ۱۹۴۱ء تک کے دس سال میں خیال ہے کہ ۱۱ فی صدی اضافہ ہو جائے گا۔ اور اس طرح کل آبادی چالیس کروڑ تک پہونچ جائے گی۔

ان اطلاعات کے شائع ہوتے ہی تقریباً کئی حلقوں میں اور خاص کر پنجاب کے آریوں اور سکھوں میں خاص ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے ابھی سے کوشش شروع کر دی ہے۔ کہ نہ صرف اپنے فرقہ کے لوگوں کی مردم شماری کا پورا پورا انتظام کریں۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو دوسروں کو بھی اپنے ساتھ شمار کرا کر اپنی تعداد میں اضافہ کرائیں۔ سکھوں کے اخبار "شیر پنجاب" نے تو جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ

"خواہ کوئی لباس پہنے کچھ کھائے پئے۔ اس کا نام کچھ ہو۔ اور اس کی شکل و صورت کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے امرت چھکا ہو یا نہ چھکا ہو۔ اگر وہ صرف اتنا کہہ دے۔ کہ وہ ایک پرمیشور اور دس ست گوروؤں کو مانتا ہے۔ تو کاغذات مردم شماری میں اسے سکھ لکھایا جائے۔" وہاں یہ بھی تحریک کی ہے کہ "تین سال کا پروگرام بنا کر ہمیں آخری دن تک مصروف عمل رہنا چاہیئے۔ تاکہ اس دفعہ ہماری تعداد مردم شماری کے کاغذات میں گھٹنے نہ پائے۔ بلکہ ہم کم از کم پچاس لاکھ یا نصف کروڑ کی حد پھاند جائیں۔"

مردم شماری کے متعلق یہ ان لوگوں کے ارادے اور کوششیں ہیں۔ جو کافی تعداد کافی اثرات اور کافی انتظامات رکھتے ہیں۔ جن کے پاس خرچ کرنے کے لئے کافی روپے اور کام کرنے والے کافی آدمی ہیں۔ اس قسم کے لوگ جبکہ ابھی سے آئندہ مردم شماری کے متعلق مصروف عمل ہو رہے ہیں۔ تو جماعت احمدیہ کو جسے ہر قسم کی مشکلات درپیش ہیں۔ جس قدر سرگرمی سے کام لینا اور جتنی کوشش کرنی چاہیئے وہ ظاہر ہے۔ مردم شماری کوئی معمولی چیز نہیں۔ جماعت احمدیہ کے نقطہ نگاہ سے اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ گزشتہ مردم شماری کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے قلم سے ایک اعلان "ہر ایک احمدی یاد رکھے۔ اور دوسروں کو اطلاع دے"۔ کے عنوان سے لکھ کر متواتر کئی دن تک "الفضل" میں شائع کرایا۔ اور اس میں دیگر ہدایات کے علاوہ یہ بھی رقم فرمایا کہ

"ایک نام بھی اگر آپ کے شہر یا علاقہ میں آپ کی غفلت کی وجہ سے رہ جائیگا۔ تو آپ جماعت سے دشمنی کرنیوالے ٹھہرینگے۔ کیونکہ اس سے جماعت کی سبکی ہوگی"۔

جب کسی ایک نام کا رہ جانا اتنا بڑا جرم ہے۔ تو اس بارے میں جس قدر بھی احتیاط اور کوشش کی ضرورت ہے۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ اور جب مردم شماری کے معاملہ کو جماعت احمدیہ کے لحاظ سے اتنی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ تو اس بارے میں انتہائی سرگرمی اور جد و جہد بھی کرنی چاہیئے۔ اس وقت اگرچہ جماعت احمدیہ کے سامنے نہایت اہم امر سلور جوبلی ہے

قادیان - ۵ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے +

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر میں چکر آنے کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں +

آج بعد نماز عصر سید عبدالحی صاحب آف منصوری کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا۔ جس کا نکاح خلیفہ ناصر الدین صاحب ایم۔ اے سے ہو چکا ہے۔ اس تقریب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور بہت سے دوسرے اصحاب نے شرکت کی۔ جن کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حاضرین سمیت دعا فرمائی +

مسجد اقصےٰ کا شرقی دروازہ جس سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ مسجد میں داخل ہوا کرتے ہیں۔ چونکہ چھوٹا تھا۔ اور ہجوم کو گزرتے ہوئے بہت دقت پیش آتی تھی۔ اس لئے اسے بہت وسیع اور شاندار بنایا جا رہا ہے +

بابا محمد حسن صاحب والد مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا چند روز سے بیمار ہیں۔ نیز خاکسار ایڈیٹر الفضل کا لڑکا نسیم احمد بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں +

جناب مولوی عبید اللہ صاحب بسمل چند روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں +

اخبار احمدیہ

وزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں تحفہ

۲ ستمبر کو آنریبل خان بہادر میجر سر سکندر حیات خانصاحب وزیر اعظم پنجاب جب قصبہ نواں شہر کو جاتے ہوئے قصبہ بنگہ میں سے گزرے تو رؤسائے شہر نے آپ کا استقبال کیا۔ اور جماعت احمدیہ بنگہ کی طرف سے خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصنیف فرمودہ کتاب دعوۃ الامیر بطور تحفہ پیش کی۔ جس کو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔ خاکسار فضل الدین سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ۔

درخواست ہائے دعا

سید احتشام الدین احمد سونگڑہ ضلع کٹک کی والدہ صاحبہ اور ان کے دو بچے رفیق احمد اور شریف احمد بیمار ہیں محمد یونس صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ بریلی کی بچی صادقہ خاتون تپ محرقہ میں مبتلا ہے نیز علم الدین صاحب کوٹلی ریاست جموں کی لڑکی حلیمہ بی بی بیمار ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

شکریہ احباب

جن دوستوں اور بزرگوں نے میری بیٹی عزیزہ حمیدہ بیگم کی وفات پر اظہار ہمدردی کیا ہے۔ میں بذریعہ اخبار "الفضل" سب اصحاب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ۔

خاکسار - ولایت شاہ از قادیان۔

تبلیغی رپورٹ حلقہ قادیان

بہت سے مختلف دیہات کے اصحاب احمدیت میں داخل ہوئے

(از جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے)

مولوی نذیر احمد صاحب مولوی فاضل نے ۱۵ اگست سے ۲۷ اگست تک بعض دیہات کا دورہ کر کے جماعت ہائے احمدیہ میں تبلیغ اور تربیت کا کام کیا۔ موضع پیروشاہ احباب جماعت کو فریضہ نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ اور رات کے وقت مستورات میں ایک پبلک تقریر کی۔ جماعت احمدیہ پیروشاہ کے بعض احباب کو ساتھ لیکر موضع ممرا اور شیر پور کا دورہ کیا۔ اور تبلیغ احمدیت کی گئی۔

جمعدار نعمت اللہ خانصاحب نے موضع ہگول تحصیل گورداسپور۔ ماڑی بچیاں۔ ٹھکار راجپوتاں سارچور۔ اور دیگر راجپوتوں کے دیہات میں بعض احمدی احباب کو ساتھ لے کر دورہ کیا۔ اس دورہ کا اثر بہت اچھا رہا۔ بعض دیہات میں چوہدری حسین بخش صاحب بھی شامل رہے۔ موسمی بخار کے حملہ کی وجہ سے ہر دو احباب کو اپنا دورہ منسوخ کرنا پڑا۔

اس عرصہ میں مکرمی ماسٹر محمد عمر صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ قریشی محمد احسن صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ۔ اور چودہری غلام حسین صاحب والد مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف قادیان میں تبلیغ کرتے رہے۔ اور متعدد اصحاب جماعت میں شامل ہوئے۔

قادیان کے اور کسی محلہ یا حلقہ سے تبلیغی رپورٹ نہیں آئی۔ اور نہ ہی سکرٹریان تبلیغ نے باوجود بار بار یاددہانی کے تبلیغی اجلاس میں شامل ہونے کی تکلیف گوارا فرمائی ہے۔

میں نے خود بمعیت ناظر صاحب دعوت و تبلیغ مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا ڈیرہ بابا نانک۔ ڈوگر ہمبیش۔ رجوعہ۔ بھینی میاں خان۔ اور مولوی دل محمد صاحب کے ساتھ۔ ٹھکار۔ اور قلعہ ٹیک سنگھ کا دورہ کیا۔ اسی اثنا میں مولوی دل محمد صاحب اور چودہری نبی بخش صاحب نے چودہری والا۔ بہادر رجوعہ اور ڈیرہ بابا نانک اور بھینی میاں خان میں تبلیغی فرائض ادا کئے۔

بہادر پور رجوعہ۔ ڈوگر ہمبیش۔ اور چودھری والا میں مستقل مبلغ مقرر کئے گئے۔ ان میں عبد الحق صاحب ڈسکوی کے ذریعہ ایک ایسے خاندان کے دو بزرگوں نے بیعت کی ہے۔ جن کے متعلقین کی تعداد ۱۵ اور بیس کے درمیان ہے۔ اور اس علاقہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مزید تقویت حاصل ہوئی ہے۔ مولوی نذیر احمد صاحب بھی محبت اور تندہی سے کام کر رہے ہیں۔

مولوی غلام احمد صاحب ارشد اپنے حلقہ میں محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ ایک ایسے گاؤں میں چار خاندان سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ جہاں کے متعلق توقع بہت کم تھی۔

ڈیرہ بابا نانک میں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے فبھت الذی کفر کا نظارہ دکھلایا۔ اور غیر جانبدار پبلک نے اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ احمدیہ عقاید نہایت معقول ہیں۔ دلکش پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور دنیا میں نیکی۔ روحانیت اور صلح و آشتی پیدا کرنے والے ہیں۔ بیعت کنندگان کی تعداد حسب ذیل ہے۔

موضع ہرسیاں ۲۰ کس۔ قادیان دس کس۔ دنجوان ۲ کس۔ بہادر پور رجوعہ ۲ خاندان۔ ان میں چودہری دین محمد صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ہمبیش دو خاندان ایک اور گاؤں جس کا ذکر ابھی مناسب نہیں ۴ خاندان۔ اس کے اندازاً ۱۰۵ آدمی بنتے ہیں۔ ڈیرہ بابا نانک۔ ٹھکار۔ ہرسیاں۔ بھینی میاں خان کے جلسوں کی معرفت

ح کے سبب سے انفرادی تبلیغ پر پورا زور نہیں دیا گیا۔ اسی وجہ سے جمعہ کے دن تبلیغی جلسے بھی باقاعدہ نہیں کئے گئے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

اس رپورٹ میں فرداً احباب کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو لوکل تبلیغ میں باقاعدہ کام کرتے ہیں۔ محکمہ تبلیغ کے دیگر کارکنوں کا ذکر مختلف جلسوں کی رپورٹوں میں کر دیا جائے گا۔

جنازہ کا مسئلہ

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

منافقین کے جنازہ کے بارہ میں جو دراصل عرب کے مشرکین ہی تھے اور بظاہر مسلمان ہو گئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد ہے کہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (توبہ) یعنی ان منافقوں کے لئے تو ستر مرتبہ بھی استغفار کرے گا۔ تو اللہ تعالےٰ ان کو نہیں بخشے گا۔ یہی وہ آیت ہے جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں اب ان لوگوں کے لئے ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کروں گا شائد کہ یہ بخشے جائیں۔ تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ (توبہ) یعنے ان منافقوں کا جنازہ نہ پڑھ اور نہ انکی قبر کے پاس کھڑا ہو۔ کیونکہ یہ آخر دم تک کافر رہے ہیں۔ تیسری آیت ان مشرکین کے جنازہ کے متعلق یہ ہے۔ کہ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ (توبہ) یعنے نہ نبی اور نہ دوسرے مومن مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اور نہ ان کا جنازہ پڑھیں۔ خواہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ جو کفر پر مرجائے۔ اس کے متعلق تو پورے طور پر ظاہر ہو گیا۔ کہ وہ جہنمی ہے۔ ان آیات سے جب جنازہ کی ممانعت ایسی واضح ہے۔ تو پھر کیا سبب ہے۔ کہ غیر احمدی اصحاب کے جنازہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بعض خاص حالات میں نرمی کی تعلیم دی ہے۔ تو اس کی کیا وجہ تھی۔ اور پھر اب وہ نرمی کیوں دکھائی نہیں جاتی۔ اس کا کیا سبب ہے۔ سنیئے

(۱) اول یہ کہ الٰہی سلسلے آہستہ آہستہ اور بتدریج شکل اختیار کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کے احکام بھی بتدریج استحکام پکڑتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بعض باتیں اس طرح فیصلہ شدہ نہیں تھیں۔ جیسے اب ہوگئی ہیں۔ کیونکہ خلفا کی تمکین دین کا حصہ باقی تھا۔ جو ان کی معرفت پورا ہوتا ہے۔ اور جس طریقہ پر وہ چلائیں وہ بھی الٰہی طریقہ ہی ہوتا ہے کیونکہ جو دین ان کا ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ اسی کی تمکین کرتا ہے۔ پس خلفائے راشدین جس امر کو جماعت کے لئے مقرر کردیں۔ وہی بموجب قرآن مجید درست ہے۔ اور انہی کا دین چلے گا غیر مبایعین کا دین نہیں چلے گا۔ اور اسی کا نام سبیل المومنین بھی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی پہلے عام مسلمانوں کا جنازہ پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ نے ترک کردیا۔ لیکن اس پر بھی کسی کسی آدمی کو کبھی کبھی بطور شاذ اجازت ملی۔ حالانکہ مسئلہ نبوت اور مسئلہ کفر و اسلام صاف فرما چکے تھے۔ اسی اثناء میں آپکی وفات ہوگئی۔ اور آپ کے بعد آپ کے خلیفہ نے اس مسئلہ کے متعلق یہی فیصلہ کیا۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کا اصلی منشاء جنازہ کے متعلق یہی تھا۔ کہ بالآخر وہ ترک کردیا جائے۔ اس لئے جماعت اب قطعی ترک کو اختیار کرے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ؛؛

(۲) رہی یہ بات کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود کیوں نہیں ایسا قطعی فیصلہ فرمایا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی۔ اور جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ میں ستر دفعہ سے بھی زیادہ مغفرت مانگوں گا۔ اور عملاً نجاشی کا جنازہ پڑھا تھا اسی طرح بعض حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض لوگوں کے دوستوں اور عزیزوں کو جنازہ کی اجازت دے دی۔ اور وہ بھی اس شرط پر کہ شخص متوفی بدگو نہ ہو۔ دشمن نہ ہو بلکہ خاموش ہو۔ اور حسن ظن رکھتا ہو۔ اور امام جنازہ احمدی ہو اور ساتھ ہی فرما دیا کہ ان کا جنازہ ہم پر فرض نہیں۔ صرف احسان کے طور پر پڑھا جاسکتا ہے۔ شائد استدلال آیت اور سنت سے کیا تھا۔ آیت تو پہلے گزر چکی ہے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ یعنے قرآن کی رو سے مشرک کا جنازہ تو قطعاً حرام ہے۔ باقی رہے اہل کتاب ان کی بابت خاموشی ہے۔ غالباً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وجہ سے نجاشی کا جنازہ جو گو نہ مصدق تھا۔ مگر ظاہر میں مسلمان نہ تھا پڑھا تھا اس لئے کہ وہ مسلمانوں کا محسن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل تھا۔ اور اہل کتاب تھا گو وہ باقاعدہ کلمہ گو اور نماز روزہ ادا کرنے والا نہیں تھا۔ صرف مجمل مصدق تھا۔ مگر اور اہل کتاب کا جنازہ نہیں پڑھا۔ جس سے ثابت ہوا کہ کسی محسن اہل کتاب کا بطور شاذ کے اپنے امام کے پیچھے جنازہ جائز رکھا گیا تھا۔ اور اسی طرح پر بطور شاذ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت تھی۔ پھر جب خلافت اسلامیہ کا زمانہ آیا۔ تو خلفاء نے ساری اونچ نیچ سوچ کر جماعت کا فائدہ اسی میں مدنظر رکھا کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ ایسا جنازہ بھی نہ پڑھا جائے۔ ورنہ جماعت کے لئے یہ بات مضر ہوگی۔ اس لئے نجاشی کے بعد پھر آج تک کسی نیم مومن اہل کتاب کا جنازہ کسی مسلمان نے کسی زمانہ میں بھی نہیں پڑھا۔ غرض دین کی تمکین اس مسئلہ پر خلفاء اور مومنین نے یہی کی۔ کہ اسلام میں یہ بات اب ناجائز ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ آیا۔ آپ نے پہلے سب مسلمان مخالفین کو مسلمان ہی قرار دیا۔ پھر فاسق پھر کافر۔ اور رفتہ رفتہ نمازیں اور لڑکیاں دینے کے تعلقات بالکل الگ ہو گئے۔ جنازے بھی اسی طرح الگ ہوتے چلے گئے۔ اور آخر میں یہ رہ گیا کہ کوئی نجاشی کی طرح خاموش ہو۔ اور سلسلہ کی طرف رغبت رکھتا ہو اور دشمنی نہ کرتا ہو۔ اور کسی احمدی کا خاص محسن ہو۔ تو ان خاص لوگوں کو اجازت دیدی گئی۔ کہ اپنے امام کے پیچھے اس کا جنازہ پڑھ لیں۔ کیونکہ متوفی مشرکین میں نہیں بلکہ اہل کتاب میں داخل ہے۔ اس مرحلہ پر حضور کا انتقال ہوگیا۔ آپ کے بعد جب خلفاء کی تمکین دین کا زمانہ آیا تو انہوں نے تمام باتوں کو اور اسلاف کے عمل اور "سبیل المومنین" کو دیکھ کر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تدریجی انقطاع پر غور کر کے ضروری سمجھا کہ آئندہ یہ بھی اسی طرح بند کردیا جائے۔ جیسا کہ تیرہ سو سال تک پہلے مسلمانوں میں بند رہا۔ اور اس مسئلہ کا ماننا اب ہم پر ایسا ہی فرض ہے جیسا کہ دیگر اسلامی مسائل کا ماننا۔ ورنہ ہم بدعہد اور غیر سبیل المومنین پر چلنے والے ہونگے بے شک مشرکین کا جنازہ قطعی حرام ہے۔ لیکن اہل کتاب کا بعض خاص حالات میں صرف جواز کے ماتحت آتا تھا مگر خلفائے اس نادر الوقوع جواز کو بھی بالکل ناجائز کردیا۔

یہ ہے حقیقت میری تحقیق میں جنازہ کے مسئلہ کی۔ اس میں حرمت کا حصہ بھی واضح ہوگیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جواز والے حصہ کی بھی توجیہہ ہوگئی۔ اور خلفاء کے فتویٰ کی بھی اتباع کی ضرورت معلوم ہوگئی آگے واللہ اعلم بالصواب۔ میں نے تو یہ مسئلہ اس طرح سمجھا ہوا ہے۔

(نوٹ ۱) اس طرح کا ایک اور نمونہ بھی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دیا تھا۔ مگر اہل کتاب کو نہیں نکالا۔ بلکہ رہنے دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں ان کو بھی بالکل نکال دیا۔ کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا منشاء یہی تھا۔ کہ آخر کار ان کو بالکل ہی نکال دیا جائے تو امن ہوسکتا ہے)

(نوٹ ۲) مذکورہ بالا بیان کا مطلب یہ نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے سابقین نے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہاں اور وہاں

(۱) سکھ اور احمدی (۲) ایک اسلام دوست کانگرسی ہندو (۳) یورپ کی مخدوش حالت

الحاج مولانا نیّر کے قلم سے

(۱)

حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کے چولہ صاحب کے مقام ڈیرہ بابا نانک کے احمدیہ جلسہ سے واپس آنے پر ہمیں تین معزز سکھ اصحاب کی سلسلہ کی طرف سے میزبانی اور خدمت کا موقعہ ملا۔ اور ان تعلیم یافتہ شریف دوستوں کے ساتھ پانچ گھنٹہ گزار کر بہت خوشی ہوئی۔ ان مہمانان محترم میں سے ایک خالصہ کالج کے پروفیسر دوسرے لاہور کے ایک ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر اور تیسرے لدھیانہ کے ایک معزز تھے۔ ان اصحاب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے ۲ گھنٹہ تک شرف ملاقات حاصل کیا۔ اور بے انتہا اچھا اثر لے کر گئے ڈیرہ کے جلسہ اور ان سکھ دوستوں کی ملاقات اور قادیان کے اردگرد کے معزز سکھوں کے ساتھ ہمارے گہرے تعلقات کی نسبت جو دل خوشکن امور ہمارے نوٹس میں آئے ان پر اظہار مسرت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے یوں تو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ قرب وجوار کے سکھوں کو بالخصوص معززین کو ہمیشہ سے عقیدت رہی ہے۔ اور اب بھی ہے۔ اسی وجہ سے احمدیوں کے ساتھ ان کے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات ہیں۔ جن میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اور جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے اور مولوی دل محمد صاحب فاضل کی حالیہ کوششوں نے تو نہایت خوش کن تغیر پیدا کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ بعض جگہ خالصہ برادری نے اپنے خانگی تنازعات میں ہمارے مذکورہ بالا معزز دوستوں کو اپنا زمیندار بھائی سمجھ کر باہمی صلح وصفائی کے مشوروں میں بھی شامل کیا ہے اور اس وجہ سے تعاون باہمی روز بروز ترقی کر رہا ہے۔

(۲)

ذیل میں ایک معزز اور تعلیم یافتہ کانگرسی ہندو دوست کا گاندھی جی کے دارالاقامت شوگاؤں سے لکھا ہوا خط پیش کیا جاتا ہے۔ جس محبت اور اخلاص سے اردو میں یہ خط لکھا گیا ہے۔ اسے پڑھ کر امید کی جاسکتی ہے۔ کہ وطن دوست ہندو احمدیت کے ذریعہ سے اصل اسلام کی نسبت واقف ہونے کے بعد ملک اور صداقت کی خاطر مرد میدان بنکر حق کو قبول فرمائیں گے۔

صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

"جناب من

عرض خدمت ہے۔ کہ آپکا بھیجا ہوا ادب اسلام (یعنی اسلامی لٹریچر) موصول ہوا تھا۔ جناب کا نوازش نامہ بھی ملا۔ آپ کو معلوم ہی ہے۔ کہ اس وقت ہمارا . . . پیسے جمانے کی کوشش میں لگا ہے۔ یہی وجہ کہ ہزار خواہش ہوتے ہوئے بھی تمام ادب کو بالکل نہیں دیکھ سکا ہوں ہاں جو اڑتی نگاہ سے دیکھا ہے۔ وہ اسلام کی بلندی اور دوسروں کی طرف رعایت اور دریا دل دکھانے کے اصول سے لبریز ہونے کو اچھی طرح ثابت کرتا ہے۔ گاندھی وادی ہونے کے ناتے کسی طرح کی تبدیلی مذہب میں اعتقاد نہ رکھتے ہوئے بھی میرا دل بیچین ہو رہا ہے۔ کہ کس طرح اپنے بھولے بھائیوں کو اسلام اور اس کے محمدؐ کی رونق دکھا کر ہندوستان کو سچی عید دلائی جائے۔ واقعی آج ضرورت اسی بات کی ہے۔ کہ اس طرح کے ادب کو ہر فرد بشر کے گندے دماغ کی جھاڑو بنا دیا جائے۔ امید ہے۔ کہ بہت جلد ہی میں اس تمام دولت کو اپنے دل کے خزانے میں داخل کرنے کا موقع پا دیگا اور سچا طلبگار بنکر جناب کے دروازے پر آواز لگاؤنگا۔ او دنیا کے مسافروں کو پانی دینے والے بندے میری پیاس کی بھی خبر کر۔ جناب کو ضرور لکھوں گا۔ کہ میں نے آپ کے بتائے اسلام میں کیا نہیں پایا۔ خدمت کار سے آگاہ کرنے کی عنایت کریں"۔

(۳)

یورپ کی حالت ان دنوں پھر مخدوش ہے۔ فرانس وجرمنی کی سرحد چند روز بند رکھی گئی۔ اور ہٹلر اور ۸ جنرلوں کے معائنہ کے بعد کھولی گئی۔ اٹلی وفرانس کی سرحد پر سے فرانسیسی باشندوں کو نکال دئے جانے کے احکام کی افواہ ہے۔ روس کی مغربی سرحدات پر دھوئیں کے گھنے بادل جنگل کی آگ سے پیدا ہوکر سرحدی ممالک کے باشندوں کو پریشان کر رہے ہیں۔ جنگلوں کی صفائی سرحدوں کی مضبوطی کے لئے اور فوجوں کی آزاد نقل وحرکت کے لئے کی جارہی ہیں۔ اٹلی نے ہسپانیہ میں مزید مداخلت کر دی ہے۔ اور فرانس نے پیرنیز کی سرحد پر سے پابندیاں کمزور کر دی ہیں یعنی متخاصمین کو سامان حرب پھر فراوانی سے پہنچنے لگا ہے۔ جس قوم نے گذشتہ جنگ عظیم میں جاسوس کے فرائض ادا کر کے روپیہ کمایا تھا۔ ان یہود کو جرمنی وآسٹریا سے قریباً کلی طور پر اور اٹلی سے جنگ عظیم کے بعد اٹالین بننے والے دس ہزار اسرائیلیوں کو ملک بدر کیا جارہا ہے۔ چیکوسلوواکیہ کی یادگار جنگ عظیم ریاست کے اندر جرمن رعایا گڑبڑ کر رہی ہے۔ اور ہٹلر صاحب عظیم جرمنی کے نقشہ کا ایک اور کونہ موقعہ دیکھ کر سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ دیکھتے ہیں۔ کہ اب محض انگلینڈ اور فرانس کی دھمکی سے ہی سابقہ نہیں۔ کیونکہ روس صاف طور پر کہہ چکا ہے۔ کہ چیکوسلوواکیہ پر حملہ روس پر حملہ کے مرادف اور اعلان جنگ ہے۔ مگر روس کو مشرق میں مصروف کرنے کے لئے جرمنی کا حلیف جاپان چین کا جلدی سے صفایا کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور ساتھ ساتھ صفائی کے لئے بھی جدوجہد جاری ہے۔ اور چین میں چینیوں کی مرکزی حکومت جاپان کے ماتحت قائم کر کے افواج کو حلفا کے لئے خالی کرنے کی تیاری ہے۔ لڑائی سے بچنے کی بھی سب کوشش کرتے ہیں۔ اور لڑائی کو نزدیک لانے کے لئے بھی سب مصروف کار ہیں۔ طبل جنگ پر ڈنکا بجنے کو تیار ہے۔ صرف اشارہ درکار ہے۔

ممالک آصفیہ میں عبادتگاہوں کو عطیہ

حکومت آصفیہ کے سررشتہ امور مذہبی نے اپنی سالانہ رپورٹ میں واضح کیا ہے۔ کہ حکومت میں ہر مذہب وملت کی مذہبی عمارتوں اور عبادت گاہوں کا نہ صرف احترام ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ بلکہ حکومت کی طرف سے مالی امداد بھی دیجاتی ہے۔ رپورٹ سے معلوم ہوا۔ کہ ممالک محروسہ میں ہندو مذہبی اداروں کی تعداد ۲۶ ہزار ہے۔ جس میں ۱۴ ہزار مندر ہیں۔ جو بارہ ہزار ۷۷۷ مسجدوں کے پہلو بہ پہلو واقع ہیں۔ اس کے علاوہ مسیحی سکھ۔ زرتشتی وغیرہ مذاہب کی عبادتگاہیں بھی بہ تعداد کثیر موجود ہیں۔ اور خزانہ عامرہ سے ایک لاکھ ہزار ۸۷۰ روپے عیسائیوں کے گرجوں کو اور اتنی ہی امداد مندروں کو دی جاتی ہے۔ رپورٹ سے معلوم ہوا۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مذہبی مقامات کو جو جاگیریں دی گئی ہیں۔ ان کی سالانہ آمدنی ۳ لاکھ دس ہزار نو سو ۴۶ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ٹرسٹ اور اوقاف بھی ہیں۔ جن کی نوعیت اگرچہ پرائیویٹ ہے۔ مگر ان کی نگرانی حکومت کے ذمہ ہے۔ ان جاگیروں کے قضیہ کا تصفیہ کرنے کے لئے خاص عدالت مقرر ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ حکومت

احمدی نوجوانوں سے خطاب

نوجوانی میں ہر قسم کی خواہشات بھی نوجوان ہوتی ہیں۔ اور جوانی میں انسان وہ کام کر سکتا ہے جسے بڑھاپے میں کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جوانی میں نیکی کرنا بہت بڑا ثواب ہے۔

احمدی نوجوان بڑے ہی خوش نصیب ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پایا۔ لیکن ان کی ذمہ داری بھی بہت بڑی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے صحابہ نے بڑی بڑی مصیبتیں اور صعوبتیں جھیل کر احمدیت کے پودے دنیا میں لگائے ہیں۔ حضور علیہ السلام تو اپنا کام کر کے محبوب حقیقی سے جاملے اور حضور کے صحابہ میں سے بھی بہت سے وفات پا چکے ہیں۔ اور جو باقی ہیں۔ وہ بھی بوڑھے ہو چکے ہیں۔ اب دنیا کی اشاعت کا کام ہمارے ذمے ہے۔ اگر ہم نے سستی کی۔ تو یہ ہمارے لئے سخت نقصان رساں ہوگی

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہ کو دیکھو۔ اگر وہ دین کی اشاعت کیلئے ہر قسم کی مشکلات برداشت نہ کرتے تو آج ہم تک اسلام کس طرح پہنچتا۔

کیا اس وقت جبکہ دنیا پھر گمراہی کے تاریک گڑھے میں گر چکی ہے ہمارا فرض نہیں کہ ہم اسے باہر نکالیں اور وہ لوگ جو اپنے حقیقی خالق کو بھول چکے ہیں۔ اور اس سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں۔ ان کو راہِ راست پر لائیں

پس اے نوجوانو! اٹھو کہ اب ہماری باری ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے ہمیں ایسا اولوالعزم اور صاحب جاہ وجلال خلیفہ عطا فرمایا ہے۔ کہ اس کی آواز پر لبیک کہنے میں کامیابی یقینی ہے۔ سو یہ عمر اور یہ موقع ایک نادر چیز ہے۔ اس کو ہاتھ سے خالی نہ جانے دو۔ اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کر دو۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کر دو۔ کہ حضور ہم اسلام کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے حاضر ہیں۔

سید محمد از احمد آباد

لیڈرانِ احرار کی درگت

مجلس احرار جو آج سے تھوڑا ہی عرصہ قبل آٹھ کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ ہونے کی دعویدار تھی۔ اس کے بڑے بڑے لیڈروں پر ایک عرصہ سے جو کچھ گزر رہی ہے۔ وہ سب لوگ جانتے ہیں۔ اور باوجود اس کے۔ کہ عوام کو خوش کرنے کے لئے اس وقت تک احرار نے کئی پاپڑ بیلے۔ حتیٰ کہ مسجد شہید گنج جس کے انہدام کے وقت انہوں نے اسلام اور مسلمانوں سے سخت غداری کی تھی۔ اسی کے حصول کی آڑ لے کر سول نافرمانی بھی کی۔ اور قید بھی ہوئے۔ لیکن جو اسلام فروشی کا ٹیکہ ان کے ماتھے پر لگ چکا تھا وہ دور نہ ہوا۔ اور اب بھی ان کے ساتھ وہی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ جس کے وہ اپنے افعال کی وجہ سے مستحق ہیں چنانچہ اخبار "احسان" (یکم ستمبر) لکھتا ہے کہ

"بورڈیوالہ منڈی میں ایک احراری مولوی خلیل الرحمٰن نے جلسہ میں قائدین مسلم لیگ کے خلاف دریدہ دہنی کی کوشش کی۔ لیکن مسلمانوں نے اس بددہن مولوی کو اسٹیج پر سے اتار دیا۔ اور پھر اس جگہ مسلم لیگ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں احرار ی فریب کاریوں کا تار و پود بکھیر اگیا"

یہ مولوی خلیل الرحمٰن صاحب صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے نور نظر ہیں۔ بیٹے کی سرگذشت کے بعد باپ کی سنیئے۔ یہی اخبار لکھتا ہے

"۲۷ راگست کی صبح کی گاڑی پر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار آگرہ تشریف لائے۔ ۲۸ راگست کو اعلان کیا گیا۔ کہ رات کے وقت شو مارکیٹ کی چھت پر جلسہ ہوگا جس میں مولانا تقریر فرمائیں گے۔ جونہی یہ خبر مارکیٹ والوں کو پہونچی انہوں نے مارکیٹ میں ایجنڈا بھیج دیا کہ ہم چھت پر احرار کا جلسہ نہ ہونے دینگے۔ چنانچہ سنا گیا ہے۔ کہ مولانا ۲۸ راگست کی بجائے ۲۹ راگست کو منٹولہ میں تقریر کرینگے۔ مگر معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ منٹولہ والوں میں بھی احرار کے خلاف سخت نفرت پھیل چکی ہے۔ اور وہ احراری مولوی کو تقریر نہیں کرنے دینگے۔ پبلک میں احرار کے خلاف سخت ہیجان برپا ہو گیا ہے۔

ملاپ یکم ستمبر راوی ہے۔ کہ سیالکوٹ میں جو کسی زمانہ میں احرار کا گڑھ سمجھا جاتا تھا۔ وہ جلسہ کرنے لگے۔ تو مسلمانوں نے مزاحمت کی۔ جس کے نتیجہ میں فساد ہوا۔ اور کئی لوگ زخمی ہوئے۔

آج سے ڈیڑھ سال قبل جن لوگوں نے احرار کی آؤ بھگت دیکھی ہے۔ وہ اگر اس درگت پر غور کریں۔ تو عبرت کے لئے یہی نشان کافی ہے۔ یہ انقلاب خدا تعالےٰ کی ایک قدرت نمائی ہے۔ کجا تو احرار کے یہ دعوے کہ وہ ہر اس جماعت اور پارٹی کو جو ان کے آگے سر تسلیم خم نہ کریگی۔ کچل کر رکھدیں گے۔ اور کجا یہ حالت کہ دربدر مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اور جدھر جاتے ہیں ادھر سے دھکے کھاتے ہیں

احرار نے سب سے زور دار چڑھائی جماعت احمدیہ کے خلاف کی تھی۔ مگر آج ان سے کوئی یہ پوچھے جماعت احمدیہ کا انہوں نے کیا بگاڑ لیا اور ان کے اپنے پاس سوائے ذلت و رسوائی کے کیا رہ گیا ہے۔ "شاکر"

خلافت جوبلی فنڈ کی مجوّزہ رقوم جلد وصول کیجائیں

خلافت جوبلی فنڈ کی مجوزہ تین لاکھ روپیہ کی رقم کو پورا کرنے کے لئے یہ تجویز کی گئی تھی۔ کہ جماعتوں کے سالانہ بجٹ چندہ عام وغیرہ کے حساب سے ان کے ذمہ رقم مقرر کر دی جائے۔ چونکہ مجوزہ رقم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سالانہ چندہ عام سے تقریباً ڈیوڑھی ہے۔ اس لئے تمام جماعتوں کے بجٹ سالانہ کو ڈیوڑھا کر کے ان کے ذمے رقم مقرر کر کے سب کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ اب اطلاع عام کے لئے جماعتوں کے ذمہ کی رقوم شائع کی جا چکی ہیں جن کو جماعتوں نے پورا کرنا ہے۔

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ رقم جو مقرر کی گئی ہے۔ پوری کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ چونکہ وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ ناظر بیت المال قادیان

تقرر امیر حلقہ بہلولپور: حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حلقہ بہلولپور ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں (دبکب مرالی۔ عینووالی۔ مالو کے تتلے ننگل رند حیر دمنی دیو۔ اور نارووال) کیلئے ۱۷ ستمبر ۱۹۳۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء

روئداد جلسہ سالانہ مہت پور مکیریاں ضلع ہوشیارپور

۲۸ ر اگست ۱۱ بجے جلسہ شروع ہوا خاکسار نے "علامات مسیح موعود از روئے قرآن کریم" پر آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ پھر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری تبلیغ مکیریاں نے "وفات مسیح بروئے قرآن کریم" کے موضوع پر آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ پھر گیانی واحد حسین صاحب نے "گرونانک صاحب کا مذہب اسلام از روئے گرنتھ صاحب ثابت کیا۔ پھر مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل نے "عصمت انبیاء بزبان علماء زمانہ حاضرہ" کے موضوع پر تقریر کی جس میں ثابت کیا۔ کہ موجودہ زمانہ کے علماء کے عقائد نہایت گندے ہو گئے ہیں اس کے مقابل جماعت احمدیہ کے عقائد ایک مضبوط چٹان کی طرح ہیں۔ اور انہی کے ذریعہ خدا ملتا ہے۔ تقریر متواتر دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ تقریر کے خاتمہ پر ایک صاحب نے چند سوالات کئے۔ جن کے مولوی صاحب نے تسلی بخش جوابات دیئے۔

۲۹ ر اگست بھی ۱۱ بجے کے قریب جلسہ شروع ہوا۔ آدھ گھنٹہ تقریر خاکسار نے "علامات مسیح موعود از روئے آثار" کے موضوع پر کی۔ ازاں بعد گیانی واحد حسین صاحب نے بر موضوع "جماعت احمدیہ اور احرار" مدلل تقریر کی جس کا سامعین پر خاص اثر تھا۔ ان کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ فلسطین نے "صداقت مسیح موعود اور علماء زمانہ" کے موضوع پر فاضلانہ تقریر کی۔ دوران تقریر میں ایک شخص عبدالحق خانپوری بار بار بے جا طور پر بولتا رہا۔ تقریر ختم ہونے پر ایک تحریر لکھی گئی۔ جس میں وہ حوالہ جات ۲۹ ر ستمبر کو دکھلانے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ جو غیر احمدی علماء نے اپنی کتابوں سے اس لئے نکال دیئے ہیں۔ کہ احمدی عقائد کی ان سے پر زور تائید ہوتی تھی۔ اس کے بعد مولوی دل محمد صاحب نے "ناسخ و منسوخ آیات" کے متعلق دلچسپ لیکچر دیا۔ اور جن آیات کو منسوخ قرار دیا جاتا ہے۔ ان کے نہایت لطیف معنے بتلا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت نہایت عمدہ پیرایہ میں ثابت کی۔ ان کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل نے نہایت اعلےٰ طرز پر معجزات انبیاء علیہم السلام پر تبصرہ کیا۔

جس وقت جلسہ ختم ہوا۔ ایک غیر احمدی نے اعلان کیا۔ کہ کل اسی جگہ خانپور سے مولوی صاحبان آ کر لیکچر دیں گے۔ اس اعلان کی وجہ سے ہم نے مبلغین سے ایک دن اور ٹھہرنے کی درخواست کی۔ تا کہ اگر غیر احمدی علماء چیلنج دیں۔ تو اسے قبول کر لیا جائے

۳۰ ر اگست خانپوری مولوی صاحبان آئے اور آتے ہی اپنی شوریدہ سری کا مظاہرہ شروع کر دیا۔

تقریر کے اختتام پر بابو فقیر علی صاحب نے رقعہ لکھ کر صدر کو دیا۔ کہ میں ہر دو فریق کے علماء کا خرچ برداشت کرتا ہوں۔ آپ مناظرہ منظور کریں۔ اس پر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ جلسہ کے اختتام پر ہم نے برسر اجلاس مناظرہ کا بار بار چیلنج دیا۔ لیکن کوئی مناظرہ کے لئے تیار نہ ہوا۔ البتہ یہ کہا۔ کہ مرزا صاحب بھی نسخ کے قائل ہیں۔ اس پر مولوی محمد سلیم صاحب نے چیلنج دیا۔ کہ اگر تم ایک حوالہ بھی ایسا دکھلا دو۔ تو ہم جھوٹے۔ اب ہم اسی موضوع پر مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سوائے بدزبانی کے ان سے کچھ نہ بن پڑا۔ اور شرفاء نے محسوس کیا۔ کہ خانپور کی شرافت کا جنازہ نکل چکا ہے۔ اس کا پبلک پر خاص اثر تھا کہ مولوی خانپوری مقابلہ پر نہیں آئے۔

خاکسار:- روشن الدین

طلبائے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کیلئے اعلان

مدرسہ ۲۴ ر ستمبر کو کھل جائے گا۔ طلباء کو چاہیئے۔ کہ سکول کھلنے پر پہلے دن ہی حاضر ہو جائیں۔ جو ریلوے کنسیشن سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ کم از کم چار طالب علم مدرسہ ہائی کے ایک ہی سٹیشن سے اکٹھے سفر کرنے والے ہوں۔ ایسے طلباء کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی درخواست ۱۰ ستمبر تک میرے پاس بھجوا دیں۔ جو درخواست تاریخ مقررہ کے بعد آئے گی۔ اس پر کنسیشن حاصل کرنے کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ درخواست میں کم از کم چار طلباء کے نام۔ جماعت۔ فریق۔ اندازاً عمر۔ اسٹیشن جہاں سے روانہ ہونا ہے۔ اور خصوصاً اس سٹیشن کا ریلوے ڈویژن تحریر کیا جائے۔

(انچارج تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

"پشو رکھشنی کانفرنس" کی قرارداد

حال میں بمقام خیرپور نتھوشاہ دھرمی سمیلن آریہ سمیلن۔ اور پشو رکھشنی کانفرنس (یعنی حیوانوں کی حفاظت کرنے والی انجمن) کے اجلاس منعقد ہوئے ہیں۔ آریہ اخبارات میں ان کی کارروائی کی رپورٹیں شائع ہوتی ہیں۔ پرتاپ نے پشو رکھشنی کانفرنس کی کارروائی کے ضمن میں لکھا ہے۔ کہ "ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔ جس میں گوشت کھانا انسان کے لئے غیر قدرتی اور دھرم ورودھ (خلاف مذہب) قرار دیا گیا۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ کہ جانوروں کی قربانی کو قانوناً ممنوع قرار دیا جائے۔" دراصل ایسی ہی باتیں ہیں۔ جو اہل ہند کو مشترکہ مقاصد میں بھی متحد نہیں ہونے دیتیں۔ ہندو اس بات کو اچھی طرح جاننے کے باوجود کہ قربانی۔ مذہبی۔ اقتصادی اور معاشرتی غرضیکہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ اس بات کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ کہ جس رنگ میں بھی ہو سکے۔ مسلمانوں کو اس فریضہ کی ادائیگی سے روک دیں۔ جہاں زور چلے وہاں بزور۔ اور جہاں ایسی دھینگا مشتی نہ ہو سکے۔ وہاں حکام کے ذریعہ کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح مسلمانوں کو مجبور کر دیتے ہیں۔ کہ وہ ہندوؤں پر اعتماد نہ کریں۔ ہندو اگر مسلمانوں کے مذہبی فرائض کی ادائیگی میں پوری پوری سہولت پیدا کریں۔ اور دوسرے معاملات میں بھی روادارانہ سلوک روا رکھیں تو اس کا جو نتیجہ نکل سکتا ہے۔ وہ ان کے لئے بھی خوش کن ہو گا۔ اور یہ ممکن نہیں کہ برادران اسلام کے لئے اس چیز کو ممنوع قرار دے دیا جائے۔ جسے ان کے مذہب اسلام نے جائز قرار دیا ہے۔

قابل توجہ موصیان حصہ جائداد

اکثر موصیوں کی وفات کے بعد دیکھا گیا ہے۔ کہ ان کے ورثاء حصہ جائداد ادا کرنے میں لیت و لعل کرتے ہیں۔ بعض تو بلا ادا حصہ جائداد وصیت جائداد تقسیم کر لیتے ہیں۔ ان حالات کو مدنظر رکھ کر یہی صورت مناسب ہے کہ حصہ جائداد وصیت موصی اپنی زندگی میں ادا کر دے۔ تا کہ بعد میں مشکلات نہ ہوں۔ جو شخص اپنے ہاتھ سے خدا کے راہ میں دیتا ہے۔ وہ زیادہ ثواب کا حقدار ہے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

اشتہار

باجلاس مسٹر اے لینز ریس صاحب جج بہادر دیوالیان لدھیانہ

کرامت اللہ پسر عصمت اللہ ذات شیخ مالک کرامت ہوزری ساکن لدھیانہ سائل نادار

بنام

محمد حیات پسر نور محمد کشمیری ڈگربدار ساکن لدھیانہ - لالہ رکھی رام و پیارے لال ذات بانیہ سوت فروش لدھیانہ چوڑا بازار .... ہری چند ذات بانیہ سوت فروش ساکن لدھیانہ چوڑا بازار مولا رام اینڈ سنز دکاندار سوت فروش سکنہ لدھیانہ چوڑا بازار - رام الیشور داس اگروال سکنہ لدھیانہ محلہ کھلائی بازار - انڈین فنس میکر لدھیانہ محلہ اقبال گنج - نہال اینڈ کمپنی لوئی فروش لدھیانہ چوڑا بازار - بابو رام نند رام بانیہ ہوزری نیو میکر - لوئی فروش لدھیانہ گھاس منڈی - لاہوری مل بزاز دکاندار لدھیانہ بازار بزازی ماسٹر حسام الدین پسر ماسٹر نبی بخش شیخ سکنہ لدھیانہ محلہ دیٹ گنج - چراغ الدین پسر منشی رحمت اللہ شیخ سکنہ لدھیانہ محلہ چاہ منڈی - دیو دیال عرف دالی پسر پرتھی مل روڑہ شیر فروش لودھیانہ بازار مسجد کرموں - ڈاکٹر ہری موہن ذات سود مالک دواخانہ انگریزی لدھیانہ متصل سرائے موچ - ڈاکٹر چیندر بنس بڑھک مالک دواخانہ انگریزی سکنہ لدھیانہ متصل بازار مسجد کرموں محمد اسمٰعیل ذات پٹھان دوکاندار کوئلہ فروش سکنہ لدھیانہ سڑک کمپنی باغ محمد اسمٰعیل - غلام محمد ارائیں کارخانہ جراب محلہ رڑی چوک نیم والا ڈھولیوال لدھیانہ - ستلج ہوزری لودھیانہ چوڑا بازار بذریعہ دینا ناتھ سود دیشی کارخانہ شہر لدھیانہ محلہ داسی روڈ بذریعہ پیارے لال جیندر ابرادرس کمپنی ساکن لدھیانہ محلہ سودان متصل محلہ داسی - شبھنڈا ہوزری مل شہر لدھیانہ بالاب منڈی دھنپت رائے ولد تلسی رام بھانبڑہ کارخانہ جراب لدھیانہ حال بازار فضل الٰہی - مہر الٰہی جٹ سکنہ لدھیانہ محلہ ویٹ گنج - بنوں ہوزری شہر لدھیانہ بازار خرادیاں بذریعہ بنوں مل بانیہ جین برادرز شہر لدھیانہ محلہ کھدری بازار بذریعہ نتھو رام - سامان ہوزری برادرز شہر لدھیانہ - محلہ مال گنج بذریعہ بابو رام نوبت رائے مسماۃ بھاگونتی بیوہ رام داس پور شہر لدھیانہ محلہ مسجد کرموں - دیو پرکاش پسر رام رتن و متھرا دیوی بیوہ رام سرن داس سود سکنہ لودھیانہ مسجد کرموں حال مقیم چھاؤنی لاہور صدر بازار معرفت بابو شبدیال سود قرضخواہان

بمقدمہ دیوالیہ ۵۴ بابت ۱۹۳۸ء

مقدمہ مندرجہ صدر میں کرامت اللہ سائل نے درخواست ناداری عدالت ہذا میں گزرانی ہے - اور برائے سماعت تاریخ پیشی ۵ اکتوبر مقرر ہوئی ہے اس لئے بذریعہ نوٹس ہذا مشتہر کرکے قرضخواہان مندرجہ صدر کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی اعتراض ہو تو عدالت ہذا میں بتقرر ۵ اکتوبر حاضر آدیں اور عذر پیش کریں -

آج بتاریخ ۳۱ اگست بہ ثبت ہمارے دستخط سر بمہر عدالت کے جاری کیا گیا - مہر عدالت

دستخط حاکم

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منگہ سائیں ولد حیدر ذات سید سکنہ چک ۱۹۹ تحصیل چینوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۴ اکتوبر مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مہر عدالت

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر

ڈمی "آج اشتہارات میں ایک لفظ "ڈمی" استعمال کیا جاتا ہے جس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگ نقصان اٹھاتے ہیں اس سے ایسی نقلی چیز مراد ہوتی ہے جو محض بچوں کا کھلونا ہو - اور کسی کام کی نہ ہو -

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے - کہ منگہ لال ولد محمد ولد عنایت ذات کولی سکنہ ٹنگو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شورکوٹ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۰ اکتوبر مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور شورکوٹ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں - مورخہ ۳ اگست مہر عدالت

دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر

مصفی اعظم جلدی امراض کیلئے ہمارا مخصوص شربت ہے اس کے استعمال سے ہر قسم کے پھوڑے پھنسیاں داد خارش سب دور ہو جاتے ہیں جلد صاف اور ملائم رہتی ہے

حیات نسواں سیلان الرحم (لیکوریا) کے باعث مریضہ کا جسم لاغر کمزور چہرہ کا زرد اور بے رونق رہنا دل کی دھڑکن محسوس کرنا چلتے پھرتے کام کاج کرنے میں سستی محسوس کرنا سر کا چکرانا پیڑو و کمر میں درد کا رہنا ان سب تکالیف کو صرف حیات نسواں ہی دور کر کے حیات تازہ بخشتی ہے -

حب عنبری خاص بالکل بیضرر زود اثر ہے - دواخانہ کے نہایت قابل و ہوشیار طبیب عورتوں کے زنانہ امراض میں خاص مہارت رکھتے ہیں - علاج و مشورہ بذریعہ خط وکتابت بھی کیا جاتا ہے - دواخانہ کی مخصوص فہرست مفت طلب کریں - **ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل دہلی**

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں - یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں - یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں - اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں - سبز پیلے دست - قے پیچش - درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا - دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا - بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا - لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں - اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دئے ہیں - جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے - اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے - حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا - اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا - تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے - اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے - اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ ۴ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول ؓ اینڈ سنز دواخانہ نورالدین متصل مسجد اقصیٰ قادیان

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لائل پور ۲۸ ستمبر۔ آج زمیندارہ کانفرنس میں وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ گورنر پنجاب نے مرہونہ زمینوں کی واگذاری کا بل بھی منظور کر لیا ہے۔ ساہوکارہ بل کی منظوری کا اعلان پہلے ہو چکا ہے۔ بنامی انتقالات کی منسوخی کا بل گورنر جنرل کے پاس برائے منظوری بھیجا گیا ہے۔ از روئے آئین اس کی منظوری وہی دے سکتے ہیں۔

لائل پور ۲۸ ستمبر۔ زمیندارہ کانفرنس کا اجلاس آج ختم ہو گیا۔ وزیر اعظم کے علاوہ سر سندر سنگھ۔ سر چھوٹو رام اور مولوی ظفر علی خان نے بھی تقریریں کیں۔ سر چھوٹو رام نے کہا۔ کہ اسمبلی کے آئندہ سشن میں میں ایک اور بل پیش کرنے والا ہوں۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ کسی زراعت پیشہ شخص کی کوئی جائداد منتقل نہ ہو سکے گی۔

لائل پور ۲۸ ستمبر۔ آج زمیندارہ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ اگر کسی نے میرے بلوں کی منظوری میں روکاوٹ ڈالی۔ تو میری وزارت مستعفی ہو جائے گی۔

لائل پور ۲۸ ستمبر۔ زمیندارہ کانفرنس میں چھ قرار دادیں منظور کی گئیں۔ اول یہ کہ گورنر سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ زمیندارہ بلوں کو علی الجلد منظور کریں۔ دوم۔ حکومت پنجاب کا شکریہ سوم۔ مالیہ و آبیانہ میں تخفیف کا مطالبہ۔ چہارم زمینداروں سے اپیل کہ انہیں اچھوتوں اور کمیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہئے۔ پنجم سر ہنری کریک کے مستقل گورنر بنائے جانے پر اظہار مسرت۔ ششم فوجی بھرتی کی تحریک۔

لائل پور ۲۸ ستمبر۔ زمیندارہ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ آرمی بل کے خلاف کانگرسی فتنہ انگیزی کر رہے ہیں۔ اگر [illegible] کے کالج کے فارغ التحصیل ہندو فوج میں بھرتی ہو سکتے ہیں۔ ملٹری اکیڈیمی سے تعلیم حاصل کر کے فوج میں افسر بن سکتے ہیں تو پنجاب کے فوجی طبقوں کے نوجوانوں کو اس سے روکنے کی کوشش کرنے کیا معنے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ اس سے ایک تو ملک کی دفاعی قوت کمزور ہو جائیگی اور دوسرے پنجاب کی اقتصادی حالت پر اس کا برا اثر پڑے گا۔ اگر یہ تحریک خدمت وطن ہے۔ تو اسے پہلے کانگرسی صوبوں سے کیوں شروع نہیں کیا جاتا۔

شملہ ۲۸ ستمبر۔ یہ خبر پہلے شائع ہو چکی ہے کہ اسمبلی (سنٹرل) کی میعاد میں گورنر جنرل توسیع کرنے والے ہیں لیکن کانگرس پارٹی اس کے خلاف ہے اس لئے اگر یہ توسیع کی گئی۔ تو تمام کانگرسی ممبر مستعفی ہو جائیں گے۔

الہ آباد ۲۸ ستمبر۔ کل شام سے یہاں اتنے زور کی بارش ہو رہی ہے کہ کئی مکانات گر گئے ہیں۔ بازاروں میں کئی کئی فٹ پانی کھڑا ہے۔ تین عورتیں اور ایک مرد ہلاک ہو چکے ہیں۔ بارہ گھنٹوں سے ۱۰ انچ بارش ہو چکی ہے لوگ گھروں کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔

داردھا گنج ۲۸ ستمبر۔ ڈاکٹر کھرے نے ایک بڑے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرس ہائی کمانڈ نے ہی سی پی کی وزارت کے سلسلہ میں بے ضابطگیوں کی جرأت دلائی تھی۔ اور اس مطالبہ پر زور دیا۔ کہ اس معاملہ کی آزادانہ تحقیقات کرائی جائے۔

ٹوکیو ۲۸ ستمبر۔ جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ ہنکیں کے شمال میں واقعہ پہاڑیوں میں چینی افواج کے ساتھ زبردست جنگ ہوئی۔ جس میں کم سے کم دس ہزار چینی ہلاک ہوئے ہیں۔

حیفا ۲۸ ستمبر۔ شہر کے جنوب میں عربوں اور انگریزی فوج میں زبردست تصادم ہوا۔ جس کے نتیجہ میں ۱۴ عرب ہلاک ہوئے اور دو پکڑے گئے۔ انگریزی فوج کو چھ بندوقیں اور پانسو کارتوس بھی ملے۔

رنگون ۲۸ ستمبر۔ آج یہاں پھر فساد ہو گیا۔ جس میں چار آدمی ہلاک اور ۲۲ زخمی ہوئے۔ ہلاک شدگان میں تین ہندوستانی مسلمان ہیں۔ زخمیوں میں بھی زیادہ تر ہندوستانی مسلمان ہیں۔ مسٹر جناح نے ایک طویل بیان میں حکومت ہند سے اپیل کی ہے کہ ایسے اقدامات اختیار کرے جن سے ایسے حوادث نہ ہونے پائیں۔

لائل پور ۲۸ ستمبر۔ بنیوں کے زیر اہتمام منعقد شدہ کسان کانفرنس میں بعض بڑے بڑے کانگرسی لیڈر بھی شریک ہوئے۔ مرکزی اسمبلی کے ممبر مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی بھی آئے۔ اور دیتی تقریریں وزارت پنجاب پر حملے کئے بالخصوص سر چھوٹو رام پر ذاتی حملے بھی کئے۔ اور لوگوں کو کانگرس میں شامل ہونے کی تلقین کی۔ نیز کہا۔ کہ اگر آپ لوگ کوشش کریں۔ تو پنجاب میں بھی کانگرسی وزارت قائم ہو سکتی ہے۔

شملہ ۲۸ ستمبر۔ جاپانی قونصل جنرل نے مقامی اخبار نویسوں کو سیسل ہوٹل میں شاندار ٹی پارٹی دی۔

مدراس ۲۸ ستمبر۔ حکومت نے محکمہ پولیس کے نام ہدایت جاری کی ہے کہ پبلک جلسوں کی حفاظت کرنا اس کے فرائض میں داخل ہے۔ اور اس بات کا پورا پورا انتظام ہونا چاہیئے۔ کہ کوئی مخالف گروہ کسی جلسہ کو منتشر نہ کر سکے۔

کلکتہ ۲۸ ستمبر۔ بنگال گورنمنٹ نے ایک نئے بل کا مسودہ گزٹ میں شائع کیا ہے۔ جسے اسمبلی کے آئندہ سشن میں خود وزیر اعظم پیش کریں گے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ گورنمنٹ کے سرکاری اور خفیہ معاملات کے متعلق جو شخص کسی قسم کی افواہ اخبار میں شائع کریگا یا مشہور کرے گا۔ اسے سزائے قید دی جائے گی۔ اخبار کی صورت میں ایڈیٹر سزایاب ہوگا۔ اخبار بند کر دیا جائیگا اور پریس ضبط۔ اس بل کا نام آفیشل ریکارڈ بل رکھا گیا ہے۔

کراچی ۲۸ ستمبر۔ ویسٹرن کمانڈ کے ہیڈ کوارٹرز کو یہاں سے تبدیل کر کے کوئٹہ لے جایا جا رہا ہے۔ چنانچہ آج ایک سپیشل ٹرین کے ذریعہ تمام افسر معہ اہل و عیال کوئٹہ روانہ ہو گئے۔

کراچی ۲۸ ستمبر۔ وزارت کی طرف سے سندھ اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کا نام کرایہ بل ہوگا۔ اور جس کا مطلب یہ ہوگا کہ تمام مکانات کے کرایوں میں پچیس فیصدی تخفیف کر دی جائے۔

شاہجہانپور ۲۸ ستمبر۔ میونسپل کمیٹی میں مسلم ممبروں کی طرف سے یہ ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ کہ میونسپل عمارات پر مسلم لیگ کا جھنڈا نصب کیا جائے۔ ہندو ممبر واک آؤٹ کر گئے۔ اور ریزولیوشن پاس ہو گیا۔

کراچی ۲۸ ستمبر۔ یہاں ایک نئے کالج کا کمانڈنگ آفیسر رائل انڈین نیوی نے آج افتتاح کیا۔ جس میں ہندوستانی نوجوانوں کو جہازرانی کی تعلیم دی جائیگی ابتداء میں صرف پچیس طلباء لئے جائینگے

سری نگر ۲۸ ستمبر۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس کا افتتاح مہاراجہ صاحب نے خود کرنا تھا۔ لیکن موجودہ حالات کے پیش نظر یہ پروگرام منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اجلاس شروع ہونے سے پیشتر مہاراجہ صاحب ممبروں کے نام پیغام ارسال کریں گے۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ سٹراسبرگ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ جرمن افواج جو جدید اسلحہ سے مسلح ہیں۔ ان قلعوں میں جمع ہو رہی ہیں۔ جو رائن لینڈ کی سرحد پر حال ہی میں حکومت جرمنی نے تعمیر کئے ہیں۔ اور ابھی مزید افواج وہاں جا رہی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں مصنوعی جنگ لڑی جائے گی۔

ٹوکیو ۲۸ ستمبر۔ جاپانی افواج کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے چین کے نو مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ نیز کیانگ اور نانچنگ کے مابین ریلوے لائن پر آمدورفت بند کر دی ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی